یورپی زبانوں کے عربی ماخذ

جناب مضطر عباسی۔ ایم۔ اے۔ (مری)

(۴)

راج | "راجہ" خالص ہندی نظر آتا ہے۔ مسلمان حکمران، بادشاہ، سلطان اور نواب کہلاتے رہے ہیں۔ لیکن راجہ یا مہاراجہ کہلانا پسند نہیں کیا۔ اس لئے کہ "راجہ" کا لفظ اپنی وضع قطع کے اعتبار سے ہندو معلوم ہوتا ہے۔

اہل یورپ نے ہندی کے "راجہ" سے جو دراصل سنسکرت کا "راج" ہے۔ بہت سے کلمات بنائے ہیں۔ انگریزی کلمات REGAL (ریگل) یعنی شاہانہ یا شاہی REGENT (حکومت کرنا) REGIM (حکومت) اور REIGN (رین) یعنی حکومت، اقتدار، قبضہ کے بارے میں علمائے لسانیات کا یہی خیال ہے کہ ان کا ماخذ سنسکرت کا کلمہ RAJ (راج) ہے انگریزی کا ROYAL (شاہی) اور فرانسیسی کا ROYAL جس کا تلفظ "رائے" ہے۔ نیز سپینش کا REAL پرتگالی کا REAL اور اطالوی کا REALE سنسکرت کے RAJ (راج) سے ماخوذ ہیں۔ یورپ کی بہت سی زبانوں میں "J" "ے" کی آواز دیتا ہے۔ اس طرح RAJ کا تلفظ "رائے" بن جاتا ہے۔ اور ہندی کی معرفت "راج" کا دوسرا روپ "رائے" اردو میں بھی مستعمل ہے (رائے بہادر اور ایم۔ این رائے وغیرہ) جو ناموں کے ساتھ بطور خطاب یا لقب آتا ہے۔

جدید لسانیات کے ماہرین کا خیال ہے کہ REGION (ریجن) یعنی علاقہ، زمین یا رقبہ اور REGIMENT (رجمنٹ) یعنی فوجی دستہ یا لشکر بھی RAJ ہی سے مشتق ہیں۔ جس طرح ملک سے مملکت سلطان سے سلطنت، بادشاہت سے بادشاہت یا دولت سے دولہ اور شاہ دولہ کے الفاظ معمولی مناسبت سے بنے ہیں۔ اسی طرح RAJ سے REGION اور REGIMENT وغیرہ کلمات بنائے گئے ہیں۔ RAJ کے اصل مفہوم میں اقتدار، غلبہ، قوت اور حکومت وغیرہ

کے تصورات شامل ہیں REIN (رین) لگام اور RETAIN (ریٹین) یعنی قابو میں رکھنا بھی اسی RAT سے ماخوذ مانے گئے ہیں۔ ایک قدم اور آگے جائیں جو RIGHT حقوق اختیارات اور قدرت بھی اہل یورپ کے ہاں سنسکرت کے کلمہ RAJ سے مشتق ہے۔ گویا REAL - ROYAL - REGAL اور REGION وغیرہ مختلف زبانوں کے درجنوں کلمات کا ماخذ سنسکرت کا لفظ RAJ ہے۔

آیئے اب سنسکرت کے RAJ کا ماخذ تلاش کریں۔ عربی میں ہمیں ایک لفظ "راز" ملتا ہے۔ جس کے معنی ہیں معمار یا معماروں کا سردار مزید غور فرمائیں تو "راس" عربی میں سب کا جانا پہچانا لفظ موجود ہے۔ جو "رئیس" یعنی سردار کا ماخذ ہے۔ "س" کا "ز" سے بدل جانا اس قدر واضح اور معروف امر ہے کہ اس کے بیان اور اس پر دلائل پیش کرنا وقت کا ضیاع ہے۔ "س" اور "ز" ایک ہی مخرج کے حروف ہیں۔ جدید زبانوں میں S (س) Z (ز) سے بکثرت بدل جاتا ہے۔ انگریزی کا IS (اِز) اور HAS (ہیز) کون نہیں جانتا؟ یہاں S (س) Z (ز) کی آواز دے رہا ہے۔ اس طرح عربوں نے اپنے ہی لفظ "راس" کے "س" کو "ز" سے بدل کر "راز" بنا لیا ہے۔ "راس" مطلق سردار تھا۔ اور "راز" میں ظاہری تبدیلی کے ساتھ ساتھ معنوی تبدیلی بھی واقع ہوئی ہے۔ یعنی معماروں کا سردار گویا عربی کے "راس" سے عربی ہی کا ایک دوسرا لفظ "راز" بنا ہے۔

اب آپ "راز" کو لیکر ایک قدم آگے چلیں اور غور فرمائیں کہ ہندوستان کی قدیم اور جدید اقوام ذ۔ ز۔ ض۔ اور ظ کے تلفظ کی ادائیگی میں دقت محسوس کرتی ہیں۔ چنانچہ ہندی اور سنسکرت کے حروف ابجد میں ذ۔ ز۔ ض۔ اور ظ کی آواز کے لئے کوئی حرف ہی نہیں۔ فارسی، عربی کے ایسے کلمات جن میں ذ۔ ز۔ وغیرہ حروف ہیں۔ ان کے تلفظ میں اہل ہند "ج" کا سہارا لیتے ہیں۔ اور "نماز" کو "نماج" "معزت" کو "ہجرت"۔ روزہ کو روجہ۔ ظلم کو جلم اور ذات کو جات بولتے اور لکھتے ہیں۔ مختصر یہ کہ جن لوگوں کی زبان سنسکرت تھی اور جو لوگ آجکل ہندی یا اسکی اخوات زبانیں بولتے ہیں۔ وہ "ز" کی جگہ "ج" بولتے اور لکھتے ہیں۔ اس صورت حال کے پیش نظر ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ عربوں نے "راس" سے "راز" بنایا تھا تو سنسکرت والوں نے اس "راز" کی شکل بدل کر "راج" بنا لیا ہے۔

یہ صرف ہمارا قیاس ہی نہیں اردو لغت کی کوئی کتاب اٹھا کر دیکھ لیں اس میں "راج" کا لفظ معمار کے معنوں میں ملے گا۔ اور عربی میں "راز" کے معنی معماروں کے سردار کے ہیں۔ حاصل یہ کہ عربی کا لفظ "راس" جو رئیس یعنی سردار کا ماخذ ہے۔ خود عربوں کے ہاں "راز" یعنی معماروں

کا سردار بن گیا۔ "راز" کی "ز" سنسکرت میں "ج" سے بدل گئی اور اس طرح "راز" سے "راج" یعنی معمار بن گیا۔ اور حکمران ایک قسم کا سوشل معمار ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے لئے راجہ اور راجہ کا لفظ استعمال کیا جانے لگا۔ اور یورپ والوں نے راج (RAJ) سے درجنوں کلمات بنائے ہیں۔

یاد رہے کہ یورپ کی جدید زبانوں کے جن کلمات کا ماخذ ہم نے RAJ بتایا ہے۔ یہ ہمارا دعویٰ نہیں، علم لسانیات کے یورپی ماہرین کا اپنا خیال یہی ہے۔ ہم نے صرف یہ کہا ہے کہ RAJ کا ماخذ عربی کلمہ "راز" اور "راس" ہے۔

بادشاہ | بادشاہ فارسی زبان کے دو کلموں یعنی "باد" اور "شاہ" سے مرکب ہے۔ پہلا کلمہ دعائیہ ہے۔ یعنی خدا کرے شاہ زندہ رہے۔ ہندی میں بادشاہ کا لفظی ترجمہ "جیتے رہو" یا "جیتے راجہ" ہو سکتا ہے۔ عربی میں بادشاہ کا ترجمہ الملک مدظلہ۔ یا طال عمرہ سے کیا جا سکتا ہے۔ فارسی زبان کا ذخیرۂ الفاظ آرامی زبان کا ممنون ہے۔ بیشمار کلمات آرامی سے فارسی میں آئے ہیں۔ آرامی میں ایک لفظ ملکا (MALKA) ہے۔ جس کے معنی ملک۔ انگریزی میں KING کے ہیں۔ اور تلفظ "بادشاہ" ہے۔ اسی طرح آرامی میں ایک دوسرا کلمہ "ملکان ملکا" (MALKAN MALKA) ہے جس کا معنی ہے "بادشاہوں کا بادشاہ"۔ عجیب بات یہ ہے کہ آرامی کا لفظ ملکا (MALKA) تحریر (لکھائی) کے اعتبار سے بالکل عربی ہے۔ لیکن اس کا تلفظ غیر عربی ہے۔ یعنی "بادشاہ"۔ لکھائی اور تلفظ میں اس اختلاف کا باعث آرامی زبان کے حروف تہجی کی کثرت ہے۔ چینی زبان کی طرح آرامی زبان کے حروف تہجی ایک ہزار کے قریب ہیں۔ گویا آرامی زبان کی تحریر ایک قسم کی تصویری تحریر ہے۔ چینی زبان میں بیشمار کلمات ملتے ہیں۔ جن کی تحریر اور تلفظ میں تضاد پایا جاتا ہے۔ مثلاً چینی زبان میں ایک کلمہ۔ 子۔ ہے۔ جس کا تلفظ CHE (چے) ہے اور معنی ہیں "بابان"۔ دوسرا کلمہ۔ 于۔ ہے۔ اس کا تلفظ CHU (چو) ہے۔ اور معنی ہیں "داشیان"۔ ان دونوں کلموں کا مرکب۔ 子于۔ ہے۔ اور تلفظ بجائے "چے چو" (CHE CHU) کے SHYING (شینگ) ہے۔ یعنی تحریر ہے "چے چو" اور تلفظ ہے "شینگ"۔ چینی زبان میں تحریر اور تلفظ میں اختلاف کی ایک اور مثال ملاحظہ فرمائیں۔ 木 کا تلفظ "مو" (MU) اور 木木 کا تلفظ بجائے "مومو" (MU MU) کے لِن (LIN) ہے۔ اب اگر کوئی محقق چینی کے کلمہ "لِن" (LIN) کا ماخذ تلاش کرنا چاہے تو ممکن ہے وہ لِن (LIN) کو "ل۔ن" میں تلاش کرتا رہے۔ اور وہ مو (MU) "م۔و" میں مضمر ہو۔ اور بات ہے بھی یہی چینی زبان میں لِن (LIN) کے معنی ہیں جنگل اور عربی میں موات جنگل بیابان اور غیر آباد

علاقہ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ بظاہر چینی زبان کے لِنْ (LIN) اور عربی کے "موات" میں کوئی ربط نہیں۔ لیکن جب یہ معلوم ہو جائے کہ لِنْ کی اصل صورت "مومو" ہے۔ تو بادنیٰ تامل ذہن موات کی طرف چلا جاتا ہے۔

ہمارا مقصد قارئین کو اس امر کی طرف متوجہ کرنا تھا کہ بعض اوقات لفظ تحریر میں کچھ ہوتا ہے۔ اور تلفظ میں کچھ اور۔ اس قاعدے کے مطابق فارسی کا بادشاہ آرامی کا "ملکا" ہے۔ اور فارسی کا شاہنشاہ آرامی زبان کا "ملکان ملکا" ہے۔ آرامی زبان ایک قسم کے تصویری خط میں لکھی جاتی تھی۔ اور وہ لوگ لکھتے "ملکا" اور پڑھتے "بادشاہ" تھے۔ فارسی والوں نے "ملکا" کے تلفظ کو اپنے حروف تہجی میں لکھا تو یہ بادشاہ بن گیا۔ جو در اصل آرامی کا "ملکا" اور عربی کا "ملک" تھا۔ گویا فارسی کے لفظ بادشاہ کا ماخذ عربی کا کلمہ ملک ہے۔

یورپ کی جدید زبانوں میں بادشاہ کیلئے حسب ذیل الفاظ ہیں۔ انگریزی میں KING (کنگ) فرانسیسی میں ROI (رائے) سپینش میں REY (رائے) پرتگالی میں REI (رائی) اطالوی میں RE (ری) اور جرمنی میں KONIG (کونیگ یا کنگ) انگریزی اور جرمنی کے علاوہ باقی زبانوں کے کلمات سنسکرت کے RAJ سے ماخوذ ہیں۔ اور RAJ کا ماخذ "راج" کے عنوان میں بتایا جا چکا ہے کہ عربی کا "راز" ہے۔ جو ابتدائی صورت میں "راس" تھا۔ انگریزی کا KING اس صورت اور معنوں میں تو عربی نہیں نظر آتا۔ لیکن ROYAL جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ RAJ کی معرفت عربی کے "راز" اور "راس" ہی کی ایک صورت ہے۔

لسانیات کے علماء نے اس امر کو ایک حقیقت کے طور پر تسلیم کیا ہے کہ بعض اوقات ایک ہی لفظ کے حروف آگے پیچھے کر کے ایک دوسرا لفظ بنا لیا جاتا ہے۔ سب اس امر پر اتفاق کرتے ہیں کہ عربی کا لفظ اُم (ماں) اور ما (پانی) دونوں ایک ہی لفظ ہیں۔ بچے کی زبان پر "ام" اور "ما" کے الفاظ بار بار آتے ہیں۔ اور وہ دونوں کو کم و بیش ایک ہی مقصد کیلئے استعمال کرتا ہے۔ پیاس اور ممتا کی صحبت دونوں حالتیں اضطراری طور پر بچے سے ا۔ ما۔ یا ام۔ ام کے کلمات کہلواتی ہیں۔ اور آہستہ آہستہ ما پانی کے لئے اور ام ماں کیلئے مخصوص کر لیا جاتا ہے۔ اس قاعدے کے مطابق عربی کا "راس" فارسی میں "سر" یعنی سردار حکمران یا مالک کے معنوں میں استعمال ہونے لگ گیا ہے۔ انگریزی میں یہی راس (سر) SIR کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ اور اسی میں فارسی کا سردار "سودار" (SUDARE) بن گیا ہے۔

نوٹ:۔ روسی زبان دوسری سلاو زبانوں کی طرح سلاوی حروف تہجی میں لکھی جاتی

ہے۔ چونکہ "سلاوی" حروف تہجی ہمارے قارئین کرام کیلئے معروف نہیں اس لئے ہم روسی کلمات کو رومی حروف تہجی میں لکھتے ہیں۔ سلاوی حروف تہجی میں "سودار" کی صورت یہ ہوگی CY ΠAPb

حاصل کلام یہ کہ :-

۱۔ فارسی کا بادشاہ آرامی کا ملکا ہے۔ جو عربی میں ملک ہے۔

۲۔ جدید یورپیائی زبانوں کے کلمات ROI - REY وغیرہ سنسکرت کے کلمہ RAJ سے ماخوذ ہیں۔ اور یہ (RAJ) عربی کے کلمہ "راز" سے ماخوذ ہے۔

۳۔ فارسی کا "سر" عربی کے راس کی الٹی ہوئی صورت ہے جس طرح عربی میں ما۔ ام کی الٹی ہوئی صورت ہے۔

۴۔ انگریزی کا "سر" (SIR) فارسی کا "سر" ہے۔ جو عربی میں "راس" ہے۔

۵۔ روسی زبان کا سودار (SUDARE) فارسی کا سردار ہے۔ جو عربی میں راس ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

ایک وضاحت | راقم اس امر کی وضاحت کر دینا ضروری خیال کرتا ہے۔ کہ یہ معروضات حرفِ آخر نہیں ہیں۔ خدا اور رسول کی بات کی علاوہ دنیا میں کسی کی کوئی بات بھی حرف آخر نہیں ہو سکتی۔ چہ جائیکہ راقم جیسا نالائق طالب علم اس قسم کا خیال ذہن میں لائے۔ دراصل لسانیات اور خاص کر ماخذ کی تلاش کا علم ایک سائنس ہے جو ابھی ابتدائی مراحل میں ہے۔ اس بارے میں جس قدر غور و فکر سے کام لیا جائے نئی نئی باتیں اور خیالات سامنے آتے ہیں۔ راقم کا مقصد ان معروضات سے ایک یہ بھی ہے کہ "الحق" کے قارئین کرام جو زیادہ تر عربی زبان سے محبت و عقیدت کا تعلق رکھتے ہیں۔ اس عنوان پر سوچنا اور تحقیق کرنا شروع کر دیں۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ راقم عام طور پر جدید لسانیات کے علماء اور ماہرین کی تحقیقات کی تردید نہیں کرتا۔ گو ان کی تردید کرنا نہ تو ناممکن ہے۔ اور نہ ہی گناہ یا بے ادبی کی بات ہے۔ بلکہ بعض مواقع پہ تردید ضروری اور فرض ہو جاتی ہے۔ تاہم راقم اس بارے میں بہت زیادہ احتیاط کرتا ہے۔ دراصل جدید لسانیات کے ماہرین عام طور پر الفاظ کی تحقیقات اور ان کے مادوں اور ماخذوں کی تلاش میں سنسکرت، لاطینی، عبرانی، آرامی اور یونانی وغیرہ زبانوں تک چل کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ ROYAL وغیرہ کلمات کی تحقیقات میں انہوں نے کہا ہے۔ کہ تمام کلمات کو سنسکرت کے RAJ (راج) تک پہنچا کر چھوڑ دیا ہے۔ راقم کوشش کرتا ہے۔ کہ ان حضرات کی تحقیقات

کو دو قدم آگے بڑھا کر عربی تک پہنچا دے۔ قارئین کرام خود فیصلہ فرمائیں کہ ان ماہرین لسانیات نے ROYAL کو صرف R کی نشانی سے سنسکرت کے RAJ تک پہنچا دیا ہے۔ لیکن ان کی نظر RAJ سے آگے۔ عربی کے RAZ (راز) تک کیوں نہ پہنچ سکی۔ جو صورت اور معنیٰ دونوں کے اعتبار سے RAJ (راج) ہی نظر آتا ہے۔

میں مغرب کی چکا چوند کر دینے والی سائنسی ترقیات کے مداحوں سے بڑے ادب سے گزارش کروں گا کہ یورپ میں لسانیات اور خاص کر مادوں کی تلاش پر کام کرنے والے زیادہ تر مذہبی لوگ تھے۔ جو ایک زمانے تک عبرانی کو تمام عالمی زبانوں کی اصل مانتے رہتے ہیں، اور انہوں نے مذہبی تعصب سے کام لیتے ہوئے کلمات کے ماخذوں کو عربی میں تلاش کرنے سے گریز کیا ہے۔ عربی اور عبرانی زبانوں میں بے پناہ مماثلت پائی جاتی ہے۔ اور اسی مماثلت کا تقاضا تھا۔ کہ جو شخص کلمات کے ماخذوں کی تلاش میں عبرانی کے دروازے پر دستک دیتا ہے۔ وہ عربی سے بھی پوچھ لے۔ شاید اس کا مقصود و مطلوب اسے اس (عربی) گھر میں مل جائے۔

عربی اور عبرانی کے تعلقات پر کسی وقت تفصیل سے عرض کروں گا۔ انشاء اللہ۔

مطالعہ کتب کے فروغ اور رہنمائی کے لئے

نیشنل بک سنٹر آف پاکستان کا ترجمان

ماہنامہ کتاب لاہور

نگران: ابن انشاء — مدیر: ذوالفقار احمد تابش

ہر تیسرے مہینے ایک خاص نمبر —— اس کے علاوہ ہر ماہ کتابی دنیا کے ہر پہلو پر مضامین اور فیچر —— ملک کے چیدہ چیدہ ناشرین اور ادبی شخصیتوں کے انٹرویو اور ان کی پسندیدہ کتابوں پر خصوصی فیچر —— ملکی و غیر ملکی ادب کا تعارف —— کتابی دنیا کے مسائل اور ان کے حل پر خصوصی مضامین اور اداریے —— لائبریریوں اور کتب خانوں کے جامع تعارف —— تبصروں اور رفتار اشاعت کے تحت نئی کتابوں کے تعارف۔ سہ رنگا سرورق، آفسٹ ونڈائیک پر باتصویر طباعت۔ ۴۸ صفحات ——

—— سالانہ چندہ صرف دس روپے ——

ماہنامہ کتاب (نیشنل بک سنٹر آف پاکستان) ۱۔ منٹگمری روڈ، لاہور۔ فون نمبر ۵۶۲۱۵